Al-Azvā الاضواء
ISSN 2415-0444; E- ISSN 1995-7904
Volume 33, Issue,49, 2018
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan.

پاکستان میں ارد و قرآنی معاجم:تجزیاتی مطالعہ

Qur'ānic Lexicons in Urdu Language in Pakistan (A Critical Analysis)

ابوبکر*

Abstract
This paper attempts to analyze and examine the methodologies and manners adopted by writers in Quranic Urdu lexicography. It begins with an introduction, a sketchy overview of the origin and the development of lexicography in the Arabic literature. Some prominent efforts made by the pioneer philologists like Khalil bin Ahmad Alfrahidi, Abu Amar Alshaibani and Ibn e Duraid, have been briefly described. A short introduction of Arabic lexical work based on Quranic words has also been given which was originated by Ibn e Abbas, and flourished by earlier lexicographers'works on Quran like "Ma'ani ul-Quran" by al-Farra, "Majaz ul-Quran" by Abu Ubaida and "Taweel ul-Mushkil fi Ghareeb il- Quran" by Ibn Qutaiba. Under the effects of Arabic work, Urdu Quranic lexicography was introduced in Sub Continent of Indo-Pak and Shaheedud-Din Ahmad is mentioned as pioneer in this field. The paper is based mainly on data and information collected from various books on Quranic Urdu lexicography. These books have been analytically reviewed. A list of three kinds of Quranic indexes in Urdu has also been given at the end of the article.

Key words: Qur'ānic Lexicons, Lexicography, Urdu Qur'ānic Lexicon.

قرآن کریم رشد وہدایت اور دعوت وارشاد کا ابدی وسرمدی سرچشمہ اور عالمِ انسانیت کے لیے آخری پیغامِ خداوندی ہے جس کا اسلوبِ بیاں آسان مگر معجزانہ ہے۔قرآن کریم خود کہتا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ (۱)

قرآن کریم عربی میں مروجہ الفاظ و تعبیرات اور تشبیہات و تلمیحات کے عین مطابق نازل شدہ آخری صحیفہ آسمانی ہے، جس نے قرن اول کے جاہلی شعراءوادباءاور ماہرین لسانیات کو قرآنی معیارفصاحت و بلاغت کے مطابق چند آیات بلکہ ایک آیت یا مثل آیت، لانے کے لیے کہا تھا۔

قرآن کریم نے عربوں کے طبعی ذوق اور انسانی فطری رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے سادہ اور عام فہم اسلوبِ تعبیر کو اختیار کیا ہے، اس کے باوجود قرآن کریم میں بعض مشکل وادق کلمات وتراکیب بھی نظر آتی ہیں

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

جنہیں مفسرین ولغویین کی اصطلاح میں غرائب القرآن کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بعض کلمات وتراکیب کے سمجھنے میں عہدِ نبوی میں بعض صحابہ کو دشواری ہوئی جیسا کہ بعد میں عہدِ صحابہ اور عہدِ تابعین و تبع تابعین میں بھی بعض قرآنی الفاظ ومحاورات اور تعبیرات کے معانی ومطالب کی تعیین کے سلسلہ میں استفسارات وسوالات منقول ہیں۔ سیوطی(ت۹۱۱ھ) نے لکھا ہے کہ ﴿أَنَّ ٱلسَّمَاوَاتِ وَٱلأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا﴾ (۲) کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ''رتق'' اور ''فتق'' کے معنی معلوم نہیں تھے، ایک دفعہ کسی بستی سے گزر رہے تھے، ایک کنویں کے گرد چند عرب لڑکیاں پانی لینے کے لئے موجود تھیں، جو آپس میں بات چیت کر رہی تھیں کہ پہلے یہ کنواں رتق (منہ بند) تھا، پھر ہمارے بزرگوں نے اس کنویں کو فتق (کھولا)کیا، تب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہماکے ذہن میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر آئی۔(۳) اور)وفاکہۃ وابا((۴) میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منبر پر (أبا) کا معنی پوچھنا بھی مروی ہے۔(۵) جب خیر القرون میں قرآنی الفاظ ومحاورات کے معانی ومفاہیم کے تعیّن میں اشکالات رونما ہوئے، تو صحابہ کرام ؓ نے عربوں کے اشعار، خطبات، قصص، محاورات اور قبائلی بولیوں ہی سے شواہد ودلائل پیش کرنے کے مطالبات کئے اور ان ہی اسناد ونظائر پر فیصلے کئے گئے، اور قرآنی معانی ومفاہیم متعین کئے گئے اس کی متعدد مثالیں دور صحابہ میں ملتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر تھے، دوران خطبہ انہوں نے باری تعالیٰ کے قول: ﴿او یاخُذہم عَلٰی تَخَوُّفٍ﴾ میں لفظ تخوف کے معنی حاضرین سے دریافت کئے، قبیلہ ہذیل کے ایک بزرگ نے کھڑے ہو کر کہا اس لغت کا تعلق ہماری زبان سے ہے، اور اس کے معنی ''تنقص'' کے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعری استشہادکے مطالبہ پر زہیر بن ابی سلمی کا شعر پیش کیا:

تَخَوَّفَ الرجل منہا تامکا قردًا

کما تخوف عود النبعة السُّفَنُ(۶)

قرآنی استعارات ومحاورات کے ترجیحی معانی ومفاہیم کو طے کرنے کے لئے قرآنی معاجم نویسی کا آغاز ہوا۔قرآنی معجم نویسی کا جائزہ لینے سے قبل لفظ معجم کی لغوی و اصطلاحی توضیح ضروری ہے۔

معجم: مادہ (ع ج م)سے مصدر میمی یا باب افعال سے اعجام: یعنی کتاب یا حرف پر نقطے لگانایا حروف کے باہمی التباس کو دور کرنا، پس معجم کے معنیٰ یا تو حروف منقوطہ کے ہوں گے یا وہ حروف جن کا باہمی التباس دور کر دیا گیا ہو۔ بعد ازاں عربی زبان کے حروف تہجی کو حروف المعجم کہا جانے لگا جو کل ۸۲ ہیں(۷)۔

ابتدائی دور میں معجم کا اطلاق ایسی کتب پر ہوتا تھا جن کی اندرونی ترتیب عربی کے حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے اس مفہوم میں اس اصطلاح کا استعمال محدثین کے ہاں کتبِ اسماءالرجال میں ملتا ہے جہاں ہزاروں ناموں کو ایسی ترتیب سے مرتب کیا گیا کہ قاری جلد از جلد اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کر سکے۔ امام بخاری ؒ (ت۶۵۲ھ)کی التاریخ الکبیر والتاریخ الصغیر جو راویان حدیث کا تذکرہ ہے اس طرز پر مرتب کی گئیں۔ بعد ازاں ابو یعلی احمد بن علی بن ہلال التمیمی الموصلی (ت۲۱۰۸ھ) نے معجم کے نام سے باقاعدہ پہلی کتاب معجم الصحابہ لکھی۔ چوتھی صدی ہجری تک یہ اصطلاح اس قدر عام ہو چکی تھی کہ ہر موضوع کی کتب بآسانی اس عنوان اور اس داخلی ترتیب سے لکھی جانے لگیں۔ جیسے علم الرجال میں ابن ہلال الھمذانی (ت ۳۹۸ھ) کی ”معجم الصحابة“ اور ابن عساکر کی ” معجم ابن عساکر“ ۔ اسی طرح علمِ حدیث میں المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر کے نام سے کتبِ احادیث لکھی گئیں(۸)۔

سوانح وتذکرہ میں بھی اس عنوان اور اسی ترتیب سے بہت سی کتب لکھی گئیں، جن میں سے تذکرہ شیوخ: عبدالباقی بن قانع بن مرزوق البغدادی (ت ۳۵۱ھ)، معجم ا لصحابہ: ابن شاہین عمر بن عثمان البغدادی (ت ۳۸۵ھ) اور معجم الشیوخ :ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی ہیں(۹)۔

اسی طرح تذکرہ شعراءوادباءمیں ابن موسیٰ المرزبانی الکاتب (ت ۳۸۴ھ) کی معجم الشعراءاور یاقوت بن عبداللہ الحموی (م۶۲۶ھ) کی معجم الشعراءمعروف ترین ہیں۔(۱۰)

لغوی معاجم:

معجم کا کامل اشتقاق علم لغت میں نمایاں ہوتا ہے جہاں معجم کا اطلاق کتابِ لغت (Dictionary) پر کیا جاتا ہے۔ المعجم الکامل سے ایسی کتاب مراد ہوتی ہے جس میں کسی زبان کے ہر ہر لفظ کی شرح وتفصیل مع مواقع استعمال وامثلہ کے مذکور ہو۔ کتاب لغت کو اس بنا پر المعجم کہا جانے لگا کہ اس کے طفیل اس زبان کے تمام الفاظ وحروف کا التباس دور ہو کر زبان کی چھپی ہوئی حقیقت نمایاں ہو جاتی ہے۔

عربی لغت نگاری کا آغاز نزول قرآن کریم سے ہی ہوگیا تھا۔ اس کتاب مبین کو سمجھنے کے لیے مختلف الفاظ وحروف کی حقیقت کی چھان بین ضروری تھی جس کی طرف صحابہ کرام ؓ نے سب سے پہلے توجہ دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ (ت۶۸ ھ) کا نام اس میں معروف ہے تاہم عربی معجم نگاری کا باقاعدہ آغاز الخلیل بن احمد الفراہیدی (م ۱۷۵ھ) کی کتاب العین سے ہوا۔ بعد ازاں ایک کوفی عالم لغت ابو عمرو الشیبانی (ت۹۴ ۱ھ) نے کتاب الجیم، ابو عبید القاسم بن سلام (ت۱۵۷ھ) نے غریب المصنف، ابن درید الازدی البصری (ت۲۲۳ھ) نے کتاب الجمھرة فی اللغة، ابو ابراہیم اسحق بن ابراہیم

الفارابی نے دیوان الادب، ابو منصور محمد الہروی اللغوی (ت۲۸۲ھ) نے تہذیب اللغة، ابن فارس الرازی (ت۰۹۳ھ) نے مقاییس اللغة اور المجمل، ابو علی القالی البغدادی (ت۸۸۲ھ) نے البارع مرتب کیں۔

معجم نگاری کا کامل ارتقا الجوہری کی کتاب تاج اللغة وصحاح العربیةالمعروف الصحاح سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ابن منظور الافریقی (ت ۱۱۷ھ) سے ہوتا ہوا مرتضی الزبیدی (ت ۵۰۲۱ھ) کی”تاج العروس“ پر بام عروج کو پہنچا(۱۱)۔

قرآنی معاجم کا آغاز:

جیسا کہ سابقہ صفحات میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ غرائب القرآن کی تشریح وتفہیم کا آغاز رسول اکرم کے عہد میں ہی صحابہ کے استفہام سے شروع ہو گیا تھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ﴿وما جعل علیکم فی الدین من حرج﴾ (۱۲) میں کلمہ ”حرج“ کے معنی پوچھنے پر آپ کی وضاحت فرمانا کہ اس سے مراد ”ضیق“ یعنی تنگی ہے۔(۱۳) اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آیت کریمہ: ﴿لا ینال عہدی الظالمین﴾ (۱۴) میں ”عہدی“ کے بارے میں استفہام پر آپ کا فرمانا کہ اس سے مراد ”نبوتی“ ہے۔ (۱۵) صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو غرائب القرآن پر بڑی دسترس حاصل تھی۔ اور نافع بن ازرق کے ایک ہی نشست میں سوالوں کے جوابات میں کلام عرب سے ہر کلمہ پر شعری شواہد پیش کرنا ان کی اس فن میں مہارت کا بین ثبوت ہے۔ نافع بن ازرق کے سوالات اور ابن عباسؓ کے جوابات پر مبنی کتاب ابراہیم السامرائی کی تحقیق سے شائع ہوئی(۱۶) ۔حضرت ابن عباسؓ کی طرف قرآن مجید کی پہلی معجم ”غریب القرآن“ کے نام سے منسوب کی جاتی ہے(۱۷)۔

دوسری صدی ہجری میں قرآنی مفردات کے معانی کی تشریح وتوضیح کے لیے باقاعدہ قرآنی معاجم کا آغاز ہوا جنہیں معانی القرآن، غرائب القرآن، مجاز القرآن اور اعراب القرآن کا نام دیا گیا اور ان کا مطلب غرائب القرآن ہی تھا(۱۸)۔ زرکلی کے بقول ایسی کتب کے مصنفین کو اہل المعانی کہا جاتا تھا(۱۹)۔

اس ضمن میں غرائب القرآن پر لکھی جانے والی اہم ترین کتب میں سے زید بن علی بن حسین (ت ۲۲۱ھ) کی غریب القرآن ہے جس کا ذکر فو¶اد سیزگن نے تاریخ التراث العربی اور بروکلمان نے غریب القرآن کے مخطوطات کے ضمن میں کیا ہے(۲۰)۔ اور اس کے بعد ابو سعید ابان بن تغلب (ت ۷۴۱ھ) کی معانی القرآن کا ذکر ملتا ہے اور پھر معرج بن عمر السدوسی (ت ۴۷۱ھ) کی غریب القرآن، الفراء(ت ۷۰۲ھ) کی معانی القرآن، ابو عبیدہ (ت ۹۰۲ھ) کی مجاز القرآن، عبید اللہ بن یحییٰ الیزیدی (ت ۷۲۲ھ) کی غریب القرآن، ابن قتیبہ

الدینوری (ت ۶۶۲ھ) کی ”تاویل المشکل فی غریب القرآن“ منصہ شہود پر آئیں۔ چوتھی صدی ہجری میں ابن الانباری (ت ۸۲۳ھ) کی المشکل فی غریب القرآن، ابو بکر السجستانی (ت ۳۳۰ھ) کی غریب القرآن اورالہروی (ت ۱۰۴ھ) کی المفردات فی غریب القرآن لکھی گئیں۔(۲۱) پانچویں صدی ہجری میں راغب الاصفہانی (ت ۲۰۵ھ) نے ”المفردات فی غریب القرآن“ کی صورت میں ایک جامع کتاب لکھی جو آنے والے زمانوں میں قرآن کے طلبہ وعلماءکے لیے غریب القرآن میں سب سے زیادہ نافع اور اپنے فن میں موثر ثابت ہوئی۔

اردو میں قرآنی معجم نویسی کی روایت:

اردو زبان میں لفظ معجم کے مترادف کے طور پر ”لغات“ (مذکر) یا پھر ”قاموس“ کا استعمال بھی ہوتا ہے۔(۲۲) زیادہ تر لغات القرآن کے نام سے کتب لکھی گئیں۔ اردو میں ترجمہ قرآن کی طرح لغات القرآن لکھنے کا بھی بہت رجحان رہا ہے۔ اردو میں قرآنی معجم نویسی میں سب سے پہلی کاوش شہید الدین احمد کی مختصر سی کتاب تھی جو ”عمدۃ لغات القرآن“ کے نام سے ۹۱۳۱ھ میں حاجی محمد سعید کے مطبع مجیدی کانپوری سے شائع ہوئی۔ یہ مختصر لغات ایک سو چھیاسی (۶۸۱) صفحات پر مشتمل تھا(۲۳) ۔

اردو میں معاجمِ قرآنی دو طرز پر لکھی گئی ہیں:

۱۔ پہلی قسم وہ ہے جو عربی معاجم کی طرز پر کلمات کے مادہ کو مد نظر رکھتے ہوئے حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کی گئیں۔ اس قسم کی معاجم سے استفادہ کرنے کے لیے قاری کا عربی بنیادی قواعد خصوصی علم الصرف سے شناسا ہونا ضروری ہے اور بہت سے کلمات کے مادہ میں التباس ہوسکتا ہے۔ خصوصی افعال معتلہ میں مادہ کی شناخت مبتدی کے لیے مشکل ہوتی ہے۔ محمد حنیف ندوی (ت ۷۸۹۱ئ) کی لسان القرآن اور غلام احمد پرویز (ت۵۸۹۱ء) کی لغات القرآن اس قسم میں اردو زبا ن کی نمایاں ترین معاجم قرآنی ہیں۔

۲۔ قرآنی معاجم کی دوسری قسم وہ ہے جو سورتوں اور سورتوں میں آیات کی ترتیب کے مطابق آیات میں وارد اسمائ، افعال اور حروف کی توضیح وتشریح پر مشتمل ہے۔ اس قسم کی معاجم سے قرآن مجید کے کلمات کی تفہیم کے لیے سور وآیات میں متعلقہ کلمات کا استحضار ضروری ہے یا پھر مفردات القرآن کے وجوہ ونظائر کے لیے کسی اشاریہ کی مدد لینی پڑے گی۔

اردو میں قرآنی معاجم میں سے لسان القرآن از محمد حنیف ندوی، لغات القرآن از غلام احمد پرویز اور لغات القرآن از عبد الرشید نعمانی کو نمایاں ترین مقام حاصل ہے۔ مو¶خر الذکر لغات القرآن ندوۃ المصنفین کی کاوش ہے اوریہ لکھنو اور دہلی سے شائع ہوئی۔ پہلی چار جلدیں نعمانی نے جبکہ آخری دوجلدیں عبدالدائم جلالی نے مکمل کیں۔ اس کا ملخص محمد میاں صدیقی نے ایک جلد میں کیا ہے جسے مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے شائع کیا(۲۴)۔

چونکہ یہ کتاب ہندوستان سے شائع ہوئی لہٰذا ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہونے کی بنا پر ہم یہاں اس سے صرف نظر کرتے ہیں۔

لسان القرآن: محمد حنیف ندوی

محمد حنیف ندوی عربی زبان وادب کے شناور، بلند پایہ متکلم اور علوم اسلامیہ (منقولات ومعقولات) پر گہری نظر رکھنے والے عالم دین تھے۔ ان کا تفسیری ادب کے عربی مصادر میں عمیق مطالعہ تھا۔ ''سراج البیان'' کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی جس میں مولانا ابو الکلام آزادکے تفسیری منہج کا تتبع کیا۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ سے وابستہ رہے اور عرصہ دراز دینی وعلمی مجلہ ''الاعتصام'' کی ادارت کے فرائض سر انجام دیے(۲۵)۔

لسان القرآن کی پہلی دو جلدیں (جو حرف جیم تک ہیں) مکمل ہونے پائی تھیں کہ ان کا انتقال ہوگیا۔(۲۶) ندوی نے لسان القرآن پر ایک جامع اور مبسوط مقدمہ درج کیا ہے جس میں قرآن فہمی کے بنیادی اصولوں اور مفردات قرآن کی تفہیم وتشریح کے مختلف اسالیب کا ذکر کیا ہے۔ قرآن فہمی کے لیے عصرِ نبوت کے استحضار کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> ''عصر نبوت کے استحضار کے معنی یہ ہیں کہ ہم مکان وزمان کی پہنائیوں سے آگے نکلیں اور اس دور میں پہنچ جائیں، جب قرآن نازل ہوا تھا، اور اپنے فیضان وبرکات سے نہ صرف ذہنوں کو بدل کر زندگی کو نئی راہوں پر ڈال رہا تھا بلکہ ایک معیاری معاشرے کی تخلیق وتربیت میں مصروف تھا۔ استحضار عصر نبوت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پہلے ہم تاریخی طور سے یہ معلوم کریں کہ اس دور کے مسائل کیا تھے اور وہ کون سے تہذیبی وعقائدی اشکالات تھے، جنہیں حل کرنے کی غرض سے قرآن نازل ہوا۔اس عصر اور قرآن میں چولی دامن کا ساتھ ہے جس کو سمجھے اور جانے بنا قرآن فہمی کا دعویٰ یا تو انتہا درجے کی سادگی پر مبنی ہے اور یا پھر اس میں فسادِ نیت کا یہ پہلو مضمر ہے کہ قرآن کو ایک مرتبہ اس کے تہذیبی وثقافتی ماحول سے الگ کر دو، پھر جو معنے بھی اس میں سے نکالنا چاہو گے آسانی سے نکال لو گے۔''(۲۷)

حنیف ندوی کلمات کی شرح میں احادیث وآثار صحابہ کی روایات کو بھی درج کرتے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ خود علم کلام کے دلدادہ تھے لہٰذا بہت سے کلامی مباحث کو بھی بعض قرآنی مصطلحات کی تشریح میں زیر بحث لاتے ہیں۔ یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ پرویز کی لغات القرآن جو خالصتًا عقلی منہج پر لکھی گئی ہے، ندوی کے پیش نظر تھی جس کے رد میں ندوی نے کلامی منہج کا استعمال کیا ہے۔ پرویز نے حضرت آدم (علیہ السلام)کے کسی مخصوص شخصیت پر اطلاق سے انکار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ آدم کسی

مخصوص فرد کا نام نہیں یہ بالعموم آدمی یا نوعِ بشر پر دلالت کرتا ہے(۲۸)۔

ندوی نے کلمہ آدم میں لغوی مباحث کے بعد جامع اور موثر انداز میں حضرت آدم اور ان کی نبوت پر عقلی استدلال سے بحث کی ہے اور نظریہ ارتقاءکی کمزوریوں کو عیاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں:

> نظریہ ارتقاءکے آخر میں یہی معنی تو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کارخانہ ہست وبود کو بتدریج لا تعداد منزلوں اور مرحلوں سے گزار کر موجودہ سطح تک پہنچایا ہے، حالانکہ اس کے دائرہ قدرت میں یہ بات بھی قطعی شامل ہے کہ وہ چاہے تو محض کلمہ ”کن“ سے ایک جہان آباد کو منصہ شہود پر لے آئے۔ ٹھیک اسی طرح یہ کیوں ممکن نہیں کہ تخلیق و آفرینش کے سلسلے میں تدریج وتسلسل اور ارتقاءکی کڑیوں کو ختم کیے بغیر اس حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے، جیسا کہ موجودہ طبیعیات میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ارتقاءکے اس پچیدہ وغامض سفر میں ایسے مرحلے بھی آتے ہیں، جب میکانکی تعلیل وسبب سے کام نہیں چلتا اور ارتقا کی گاڑی آگے نہیں بڑھ پاتی اس وقت کچھ فجائی اور ایک لمحی عوامل کا ظہور ہوتا ہے جو تخلیق وتسلل کے عمل کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ یہ درمیانی نازک مرحلے اس وقت زیادہ وضوح وتعین حاصل کر لیتے ہیں جب کوئی ٹھوس مادہ نباتات وحیاتیات کی سرحد پر قدم رکھتا ہے یا حیوانی زندگی انسانی شعور وادراک کے فراز تک رسائی حاصل کرتی ہے۔“(۲۹)۔

لغات القرآن: غلام احمد پرویز

غلام احمد پرویز کی چار جلدوں پر مشتمل کتاب ”لغات القرآن“ قرآنی معجم کا اردو زبان میں سب سے جامع مرقع ہے جسے سر سید احمد خاں (ت ۸۹۸۱ء) اور مولوی احمد دین امرتسری (ت ۶۳۹۱ء) کے تفسیری منہج کو مد نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ پرویز نے لغات القرآن میں جمہور کی روایت سے ہٹ کر عقلی منہج اپنایا ہے اور اکثر مقام پر منقولات کا رد کیا ہے بعض جگہ امت میں چودہ صدیوں میں قرآنی مصطلحات پر مروجہ مفاہیم کی تردید کرتے ہوئے لغوی تکنیک سے کام لیا ہے۔ پرویز نے قرآنی اصطلاحات کی تشریح میں احادیث وآثار اور روایات کو کلی رد کرتے ہوئے محض لغوی معاجم کا سہارا لیا ہے۔ آدم، ملائکہ، وحی، جبریل،جن، یوم آخرت، قبور اور ابلیس(۳۰) جیسی بیسیوں مصطلحات میں پرویز کا موقف امت میں متداول فکر سے برعکس ہے۔

چند مثالیں اختصار سے پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ کلمہ” بعثر“ کی شرح میں آیت ﴿واذا القبور بعثرت﴾ (۳۱) ”اور جب

قبریں کھول دی جائیں گی“ کی تشریح میں پرویز لکھتا ہے: جب زمیں میں سے علمی وسائنسی ترقی کے بعد پوشید خزانے گیس،تیل اور دیگر معدنیات نکالی جائیں گی(۲۳)۔

۲۔ مادہ (ب ل س) میں پرویز لکھتا ہے: ابلیس انسان کے اندر جنم لینے والے متمر دانہ جذبات اور باغی عقل کا نام ہے(۳۳)۔

۳۔ مادہ (نمل) میں لکھتا ہے: نمل حشرات الارض میں سے ہے لیکن قرآن مجید میں ﴿یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم﴾ (۴۳) میں نمل سے مراد قبیلہ نمل ہے یا پھر نمل کسی عورت کا نام تھا(۵۳)۔

لغات القرآن: عبدالکریم پاریکھ

کتاب کی ابتداءمیں مصنف کی طرف سے عربی کے مبتدی طلبہ کے لیے صرف ونحو کے ابتدائی قواعد میننو اسباق دیے گئے ہیں اس کے بعد سورہ اور ان میں آیات کی ترتیب کے مطابق اسماءاور افعال کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ کتاب قرآن مجید کا اردوترجمہ پڑھنے والے قرآن کے طلباءکے لیے مفید کاوش ہے۔

معجم القرآن :سیدفضل الرحمن

قرآن مجید کی یہ مختصر فرہنگ اس انداز سے مدون کی گئی ہے کہ ہر لفظ جس شکل میں قرآن مجید میں وارد ہوا ہے اس کو اپنی اصلی صورت میں بہ ترتیب حروف تہجی مرتب کرکے اس کے معنی اور تشریح نقل کر دی گئی ہے۔

انوار القرآ ن :مولوی عبدالرحمن

ہر سورہ اور ان میں آیات کی ترتیب کے مطابق قرآن کے اسماءوافعال کی انتہائی مختصر شرح کی گئی ہے اور بعض جگہ ترجمہ پر ہی مصنف نے اکتفا کیا ہے۔

مرآۃ القرآن فی لغۃ الفر قان : حافظ عبدالحی

حروف تہجی کے اعتبار سے افعال دیے گئے ہیں اور آیات قرآنی جہاں افعال استعمال ہوئے ہیں دی گئی ہیں اس طرح اس کتاب کوآیات کا اشاریہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

منتخب لغات القرآن :مفتی محمد نعیم بارہ بنکوی

اس میں قرآنی کلمات کی توضیح وتشریح سورتوں اور آیتوں کے اعتبار سے دی گئی ہے۔ الفاظ کی لغوی وصرفی تشریح کرتے ہوئے افعال کے ابواب اور صیغوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اور بعض اسماءاور افعال کے مادوں کو بھی بیان کر دیا گیاہے۔

انوار البیان فی حل لغات القرآن: علی محمد

سورہ اور آیات کی ترتیب کے مطابق کلمات کے اردو معانی کے ساتھ بعض جگہ صرفی ونحوی تشریح بھی پیش کی گئی ہے۔

ان لغوی معاجم کے علاوہ بہت سے قرآنی اشاریے لکھے گئے ہیں جن میں سے بعض کو معجم کا نام دیا گیا ہے۔کچھ ایسے اشاریے ہیں جو الفاظ وحروف کے اعتبار سے مرتب کئے گئے ہیں۔

ان کتب کوہم تین قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مختص اشاریے:

ان مختص اشاریوں میں عبدالماجد دریا آبادی کے دو اشاریے قابل ذکر ہیں۔ پہلا ”اعلام القرآن“ کے نام سے ہے جس میں ان افراد کے نام ہیں جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا۔ دوسرا اشاریہ ”الحیوانات فی القرآن“ کے نام سے ہے جس میں ہر قسم کے حیوانات خواہ وہ بری وبحری ہوں یا فضائی جن کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کا اس میں احاطہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں حیوانات کا ذکر خاصی تعداد میں ہوا ہے اس معجم میں دریا آبادی نے حیوانات کے اسماءکے ساتھ ان کی صفات، خصائص، افعال اور اجزاءکا جہاں جہاں ذکر ہوا ہے وہ حروف تہجی کے اعتبار سے دیا ہے اور تمام آیات کا حوالہ بھی ہے۔

معجم القرآن ۔ غلام جیلانی برق:

برق لکھتے ہیں:”مجھے اپنی خوش بختی پر ناز ہے کہ میں قرآن حکیم کے رجال واماکن پر پہلی کتاب پیش کر رہا ہوں۔ چونکہ قرآن وبائبل کے متعدد نام مشترک ہیں اورعلمائے مغرب نے بائبل کے اشخاص واماکن پر سات آٹھ محققانہ معاجم لکھے ہیں اس لیے میں نے ان معاجم نیز بائبل سے بھی فائدہ اٹھایا ہے“۔(۳۶)

یہ کتاب ۱۰۲ عنوانات پر مشتمل ہے جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے اور یونس علیہ السلام پر خاتمہ ہے آخر میں کتابیات دی گئی ہیں ۔ حوالوں کے لیے اختصارات مثلاً دماپ سے مراد دائرہ معارف اسلامیہ، شاس سے مراد شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، باڈ سے مراد بائبل ڈکشنری ہے۔ ہر عنوان کے بعد حوالہ جات ہیں مگر صفحات چند ماخذات کے دیے ہیں۔

مصنف نے اماکن وشخصیات میں بعض علماءاور مفسرین کی آراءکا تحقیقی انداز سے رد کیا ہے مثلاً(مجمع البحرین) میں لکھتے ہیں: ” (لاابرح حتی ابلغ مجمع البحرین) (کھف: ۶۰) میں صاحب جلالین لکھتے ہیں مجمع البحر ین سے مراد بحر روم اور بحر ایران کا مقام اتصال ہے۔ جغرافیہ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ بحر روم افریقہ ویورپ کے درمیان واقع ہے اور بحر ایران، ایران وعرب کے درمیان۔ ان دونوں کے درمیان آٹھ سو میل کی خشکی حائل ہے اور یہ آخر تک کبھی جمع نہیں ہوئے اور نہ آئندہ کوئی امکان ہے(۳۷)۔

اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کے لیے دریا ئے فرات مینمچھلی سے نگلے جانے والی روایت پر حفظ الرحمن سیوہاروی کا تنقیدی جائزہ (۳۸) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ چٹان جہاں خادم موسیٰ علیہ السلام سے

مچھلی سرکی، کے بارے یاقوت حموی کی معجم البلدان کی روایت کا تنقیدی جائزہ لیا ہے(۳۹)۔

''عائلی قانون کی قرآنی آیات'' کے نام سے مرتبہ کتاب میں حافظ احسان الحق نے نکاح، مہر، طلاق، عدت، نان نفقہ، لعان، وصیّت اور وراثت جیسے اہم احکام کے متعلق آیات اس مختصر اشاریے میں جمع کر دی ہیں۔

پروفیسر خورشید عالم کی کتاب''لغات القرآن اور عورت کی شخصیت،، میں ایک سو اٹھائیس ۸۲۱ ابواب میں خواتین سے متعلقہ قرآن کریم کے ایسے الفاظ ومصطلحات کو باعتبارحروف تہجی جمع کر دیا گیا ہے جس کا کسی بھی پہلو سے عورتوں کے مسائل کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ اس میں، الانس، البشر، طائفة، عبد، الناس، النفس اور الیتیم جیسے کلمات آگئے ہیں جو عورتوں کے لیے محتص نہیں مگر عورتیں ان میں شامل ہیں۔

''شان حبیب الرحمن فی آیات القرآن'' مفتی احمد یار خان نعیمی کی تالیف ہے ۔جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ اشاریہ ان آیات پر مشتمل جس میں آپ کا ذکر ہے۔ ''ترتیب نزول قرآن کریم'' محمد اجمل خان اور ''احسن البیان فی خواص القرآن'' مولانا محمد احسن نے لکھی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس اشاریے میں مختلف آیات کے خواص لطیفہ کا ذکر مختلف حوالوں سے کیا گیا ہے۔

۲۔عنوانات پر مشتمل اشاریے:

ان اشاریوں کے مو¶لفین نے مختلف عنوانات قائم کئے اور ان سے متعلق واضح قرآنی آیات ان اشاریوں میں جمع کردیں۔ ان میں غلام احمد پرویز کی تبویب القرآن، محمد عبدالحمید صدیقی کی''توشہ آخرت'' ، ابو ظفر زین کی ''فوری اشاریہ مضامین قرآن''اورافسر حسین کی''کلید القرآن'' شامل ہیں۔روح القرآن کے نا م سے سید قاسم محمودکامضامین قرآن کا موضوع وار اشاریہ ہے جس میں مولانا محمد جالندھری کے ترجمہ قرآن ''فتح الحمید'' اور مولانا مودودی کے ترجمہ کو اساس بنایا گیا ہے۔''کلید القرآن ،،محمد مظہر الدین کاقرآن مجید کا مکمل اشاریہ ہے جو ۴۰۳ صفحات پر مشتمل ہے ۔شروع میں صرف ونحو کے ضروری قواعد اختصار سے دیے گئے ہیں تاکہ قاری کے لیے استفادہ میں آسانی ہو۔

وہ اشاریے جو مختلف قرآنی معلومات پر مشتمل ہیں ان مینچودھری محمد شریف کی ''اعداد القرآن' اور عثمان غنی طاہر کی معلومات قرآن کے نا م شامل ہیں۔

تفاسیر سے منسلک اشاریے:

تفاسیر کے ساتھ منسلک اشاریوں میں مفتی محمد شفیع کی تفسیر ''معارف القرآن'' مولانامودودی کی ''تفہیم القرآن'' اور مفتی احمد یار خان نعیمی کی ''تفسیر نعیمی'' شامل ہیں۔

اردو میں لکھی گئی تمام قرآنی معاجم کابنیادی ماخذراغب کی مفردات القرآن ہے۔ بعض معاجم صرف لغت کی طرز پرحروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہیں ورنہ یہ لغوی مباحث کے ساتھ ساتھ تفسیر،ادب اور قرآن سے متعلقہ قدیم وجدید معلومات کا مرقع ہیں جیسے ندوی کی لسان القرآن اور پرویز کی لغات القرآن۔ اور کچھ اتنی مختصر ہیں کہ لغوی مباحث میں بھی تشنگی کا احساس ہوتا ہے بلکہ بعض میں تو صرف افعال کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ سورة القمر: ۷۱
۲۔ سورةالانبیاء: ۰۳
۳۔ السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن، المکتبة العصریة، ۷۰۴۱ھ، ۲۲۱/۱
۴۔ سورة عبس: ۱۳
۵۔ زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، تحقیق: ابو الفضل ابراہیم، دار التراث العربی، مصر، ۵۹۲/۱
۶ ۔ ایضا، ۴۹۱/۱
۷۔ ابن منظور: لسان العرب، دارلسان العرب، بیروت، مادہ (ع-ج-م)
۸۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ۲۴۳/۱۲
۹۔ بروکلمان، ۹۱۵/۱-۰۲۵
۰۱۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۳۴۳
۱۱۔ تفصیل دیکھیں :الخطیب، عدنان، الدکتور: المعجم العربی بین الماضی والحاضر، مکتبة لبنان ناشرون، بیروت، ط:۲، ۴۹۹۱ئ، ص: ۳۴-۷۴
۲۱۔ سورةالحج: ۸۷
۳۱۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، دار الفکر، بیروت، ۸۷۹۱ئ، ۱۹۳/۲
۴۱۔ سورةالبقرة: ۴۲۱
۵۱۔ طبری: جامع البیان، دار الکتب العلمیة، بیروت، ط:۳، ۹۹۹۱ئ، ۸۷۵/۱
۶۱۔ یہ کتاب”مسائل نافع بن الازرق فی غریب القرآن“ کے نام سے ڈاکٹر ابراہیم سامرائی کی تحقیق سے ۹۶۹۱ءمیں بغداد سے شائع ہوئی۔
۷۱۔ بروکلمان،کارل: تاریخ الادب العربی، تحقیق: عبد الحلیم النجار و رمضان عبدالتواب، دارالمعارف، ۱۹۹۷۷م، ۱۳۳/۱
۸۱۔ ابو عبیدہ: مقدمہ مجاز القرآن
۹۱۔ زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، ۱۹۳/۱
۰۲۔ تونجی: محمد، الدکتور: المعجم المفصل فی تفسیر غریب القرآن، ص ۷
۱۲۔ الخطیب، عدنان، الدکتور: المعجم العربی بین الماضی والحاضر، ص ۲۴-۳۴
۲۲۔ نیّر، نور الحسن، مولوی: نور اللغات ، جنرل پبلشنگ، کراچی، ۹۵۹۱ئ، کلمة (لغت)
۳۲۔ زمان، ایس ایم: تبصرہ کتب، فکر ونظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، ج:۲۲، عدد:۲، دسمبر ۵۹۹۱ئ، ص:۹۲۱
۴۲۔ ایضاً، ص ۱۳۱
۵۲۔ بھٹی، محمد اسحاق: لسان القرآن، علم وعرفان پبلشرز، لاہور، ۲/۳
۶۲۔ ایضاً، ۳/۳

۷۲۔ ندوی، محمد حنیف: لسان القرآن، ۱/۲۰۲۔۱۲
۸۲۔ پرویز: لغات القرآن، طلوع اسلام ٹرسٹ،لاہور، ط۴، ۱۹۹۸ئ، ۴۱۲/۱
۹۲۔ ندوی، محمد حنیف: لسان القرآن ۱/۶۸۔۷۰
۰۳۔ دیکھیں۔ پرویز: لغات القرآن، ۴۱۲/۱، ۳۴۲/۱، ۵۱۴/۱، ۳۴۴/۱، ۶۴۴/۱، ۸۴۸/۲
۱۳۔ سورۃالانفطار: ۴
۲۳۔ پرویز: لغات القرآن، ۱۳۳/۱
۳۳۔ ایضاً، ۳۴۴/۱
۴۳۔ سورۃالنمل: ۸۱
۵۳۔ پرویز: لغات القرآن، ۵۶۶۱/۴
۶۳۔ برق، غلام جیلانی: معجم القرآن، الفیصل ناشران، لاہور، ص: ۸۱
۷۳۔ ایضاً، ص:۵۱۲
۸۳۔ ایضاً، ص:۸۷۱
۹۳۔ ایضاً، ص:۶۱۲،۷۱۲